© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب آلم مظفر نگری

یہاں جو درخورِ توفیقِ غم پائے نہیں جاتے
انھیں رازِ درونِ پردہ سمجھائے نہیں جاتے

غمِ دل کے فسانے تا زباں لائے نہیں جاتے
یہ وہ نغمے ہیں جو ہر ساز پر گائے نہیں جاتے

پہنچتے ہیں وہاں بھی آفتابِ عشق کے جلوے
جہاں ان ماہ و مہرِ چرخ کے سائے نہیں جاتے

جو دامانِ توکل بے کسی میں تھام لیتے ہیں
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلائے نہیں جاتے

مسافر اس رہِ منزل میں ہمت ہار دیتا ہے
جہاں آثارِ منزل دور تک پائے نہیں جاتے

وہ نالے ہوں کہ آہیں بے اثر ہیں بے حقیقت ہیں
کہ دل ٹوٹے فسردہ جن سے گرمائے نہیں جاتے

نظر ہوتی ہے جن کی خوگرِ ہر جلوۂ باطل
کبھی وہ جلوہ گاہِ دل میں بلوائے نہیں جاتے

خلافِ مصلحت ہے سعیِ پیہم چارہ گر تیری
کچھ ایسے زخمِ دل بھی ہیں جو سلوائے نہیں جاتے

نہیں ممنونِ احساں رہبریِ جذبِ دل کے ہم
تری محفل میں آجاتے ہیں خود لائے نہیں جاتے

یہ امواجِ نفس کیوں چھیڑتی ہیں دل کے داغوں کو
ہواؤں سے یہ انگارے تو دہکائے نہیں جاتے

عبث ہے جستجو اے بیدلو! کوئے محبت میں
جو دل کھوئے گئے وہ ڈھونڈھ کر لائے نہیں جاتے

مرے جوشِ جنوں کو سعیِ بے حاصل سے کیا مطلب
بیاباں پھیلتے ہیں آپ پھیلائے نہیں جاتے

آلم آئی ہیں یہ کیسی بہاریں اب کے گلشن میں
کہ رنگ و بو میں آثارِ جنوں پائے نہیں جاتے

© rasailojaraid.com